بِسْـمِ اللهِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1،نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان
Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ بعض نمازیوں کی پیشانی پر کثرتِ نماز کے سبب جو سیاہ داغ بن جاتاہے(جسے عرفِ عام میں محراب کہتے ہیں)اسکی شرعی حیثیت کیاہے؟زید کا کہناہے کہ "یہ بیکارہے"۔بینوا وتوجروا

سائل:عبداللہ(پاکستان)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کثرتِ نمازاور سجدے میں پیشانی کو اچھی طرح جمانے کے سبب بعض نمازیوں کی پیشانی پر سیاہ داغ بن جاتاہے جس کا زائل کرنا نمازی کیلئے ناممکن اور بعض اسلافِ کرام رحمہ اللہ السلام کی پیشانی پر بھی اس کا ہوناثابت۔بالخصوص سیدناامام سجادزین العابدین علی بن حسین بن علی المرتضیٰ وحضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھماکہ ان کو اس نورانی نشان کے سبب"ذوالثفنات"یعنی گھٹے والا کہاجاتاتھا۔لہذازید کا یہ کہنا کہ "یہ بیکارہے"ہرگزدرست نہیں۔

یادرہے!جن روایات میں اس نشان کو مذموم فرمایاگیاان سے مراددکھاوے کیلئے جان بوجھ کربنانا ہے۔جیساکہ امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمدرضاخان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

اقول:(میں کہتاہوں)اس روایت کاحال اللہ جانے اوربفرض ثبوت وہ اس پر محمول جو دکھاوے کیلئے ماتھے اورناک کی مٹی نہ چھڑائے کہ لوگ جانیں یہ ساجدین سے ہے اوروہ انکار بھی سب اسی صورتِ ریاء کی طرف راجع ورنہ کثرت سجود یقیناً محمود اورماتھے پر اس سے نشان خودبن جانانہ اس کاروکنااس کی قدرت میں ہے نہ زائل کرنانہ اس کی اس میں کوئی نیتِ فاسدہ ہے تواس پر انکارنامتصور اورمذمت ناممکن بلکہ من جانب اللہ اس کے عملِ حُسن کانشان اس کے چہرے پرہے توزیرِ آیہ کریمہ "سیماھم فی وجوھھم من اثرالسجود"داخل ہوسکتاہے کہ جومعنٰی فی نفسہ صحیح ہواوراس پر دلالتِ لفظ مستقیم اسے معانیِ آیاتِ قرآنیہ سے قراردے سکتے ہیں۔کماصرح بہ الامام حجۃ الاسلام وعلیہ درج عامۃ المفسرین الاعلام۔

اب یہ نشان اسی محمودومسعودنشانی میں داخل ہوگاجس کی تعریف اس آیت کریمہ میں ہے کہ بلاشبہ یہ امر جس طور پر ہم نے تقریر کی فی نفسہ عمل حسن سے ناشی اوراس کی نشانی اورالفاظ آیت کریمہ میں اس کی گنجائش ہے لاجرم(یقیناً)تفسیر نیشاپوری میں اسے بھی آیت میں برابر کامحتمل رکھا۔تفسیر کبیر میں اسے بھی تفسیر آیت میں ایک قول بتایا۔کشاف وارشادالعقل میں اسی پر اعتماد کیا۔بیضاوی نے اسی

پر اقتصار کیا اوراس کے جائز بلکہ محمود ہونے کو اتنا بس ہے کہ سیدنا امام سجاد زین العابدین علی بن حسین بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی پیشانی نورانی پر سجدہ کا یہ نشان تھا۔

مفاتیح الغیب میں ہے:"**قولہ تعالیٰ سیماھم فی وجھان احدھماان ذلک یوم القیمۃ وثانیھماان ذلک فی الدنیاوفیہ وجھان احدھماان المراد مایظھر فی الجباہ بسبب کثرۃ السجود الخ**" (ترجمہ:اس علامت میں دو تفسیریں ہیں:ایک یہ کہ قیامت میں ہو گی۔دوسری:یہ کہ دنیامیں ہے اوراس خیر میں دو تفسیریں ہیں:ایک یہ کہ مراد وہ اثر ہے جو کثرت سجدہ سے پیشانیوں پر ظاہر ہو تا ہے۔)

انوارالتنزیل میں ہے:"**یریداسمۃ التی تحدث فی جباھھم من کثرۃالسجود**"(ترجمہ:وہ داغ مراد ہے جو انکی پیشانیوں میں کثرت سجدہ سے ہو۔)

رغائب القرآن میں ہے:"**یجوزان تکون العلامۃ امدامحسوساً وکان کل من علی بن حسین زین العابدین وعلی بن عبداللہ یقال لہ ذوالثفنات لان کثرۃسجودھمااحدثت فی مواضع السجودمنھمااشباہ ثفنات البعیہ والذی جاءفی الحدیث لاتعلبو اصورکم ای لاتخذشوھاوعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رای رجلا اثر فی وجھہ السجودفقال ان صورتک انفک ووجھک فلاتعلب وجھک ولاتسن صورتک محمول علی التعمدریاءوسمعۃویجوزان یکون امرامعنویامن البھاءوالنور**"۔(ترجمہ:یہ جو علامت سجدہ کہ آیت میں ذکر فرمائی جائز ہے کہ امر محسوس ہو۔امام علی بن حسین زین العابدین وحضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم دونوں کو گھٹے والے کہاجاتا کہ کثرت سجدہ سے دونوں صاحبوں کی پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر گھٹے پڑ گئے تھے اوروہ جو حدیث میں کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرواور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے ہے کہ "انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے چہرے (یعنی ناک)پر سجدے کا نشان ہو گیا تھا اس سے فرمایا: تیرے ناک اور منہ تیری صورت میں سے ہیں تو اپنا چہرہ داغی نہ کر اوراپنی صورت عیبی نہ بنا،،یہ اس پر محمول ہے کہ دکھاوے کیلئے قصداً گھٹی ڈالے اور جائز ہے کہ وہ علامت امر معنوی ہو یعنی صفاونورانیت۔)

کشاف میں ہے:"**المراد بھاالسمۃ التی تحدث فی جبھۃ السجاد من کثرۃ السجود وقولہ تعالیٰ من اثر السجود یفسرھا ای من التاثیر الذی یؤثرہ السجود وکان کل من العلیین علی بن الحسین زین العابدین وعلی بن عبداللہ بن عباس ابی الاملاک یقال لہ والثفنات لان کثرۃسجودھمااحدثت فی مواقعہ منھمااشباہ ثفنات البعیر وکذاعن سعیدبن جبیر ھی اسمۃ فی الوجہ فان قلت فقد جاءعن النبی صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتعلبو اصورکم وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ رای رجلاقداثر فی وجھہ السجود فقال ان صورۃ وجھک انفک فلاتعلب وجھک ولاتشن صورتک قلت ذالک اذااعتمدبجھتہ علی الارض لتحدث فیہ تلک السمتہ وذالک ریاءنفاق یستعاذباللہ منہ ونحن فیماحدث فی جبھۃ السجاد الذی لایسجد الاخالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ وعن بعض المتقدمین کنانصلی فلایزی بین اعینناشئی ونری احدناالأن یصلی فیری بین عینیہ رکبۃ البعیر فماندری اثقلت الارؤس ام خشنت الارض وانماارادبذلک من تعمد ذلک للنفاق**"۔ (ترجمہ:اس نشانی سے داغ مراد ہے کہ کثیر السجدہ شخص کی پیشانی میں کثرت سجود سے پیدا ہو تا ہے اوروہ جو فرمایا کہ "سجدے کے اثر سے،،یہ اس مراد کو واضح کر تا ہے یعنی اس تاثیر سے جو سجدہ سے پیدا ہوتی

ہے اور دونوں علی امام علی بن حسین زین العابدین وحضرت علی بن عبد اللہ بن عباس پدرِ خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنھم گھٹے والے کہلاتے کہ کثرت سجود سے ان کی پیشانی وغیرہ مواضعِ سجود پر گھٹے پڑ گئے تھے اور یونہی امام سعید بن جبیر سے اسکی تفسیر مروی ہے کہ "وہ چہرہ پر نشان ہے"۔ اب اگر تو کہے کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو حدیث یہ آئی ہے کہ "اپنی صورتیں داغی نہ کرو" اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ "انہوں نے ایک شخص کے چہرے پر داغِ سجدہ دیکھ کر فرمایا: تیرے چہرے میں سے ہی تیری ناک ہے تو اپنا چہرہ داغی نہ کر اور اپنی صورت نہ بگاڑ" میں کہوں گا کہ یہ اس کے بارے میں ہے جو زمین پر پیشانی زور سے گھسیٹے تا کہ یہ داغ پیدا ہو جائے یہ ریاء و نفاق ہے کہ اس سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگی جاتی ہے اور ہمارا کلام اس نشان میں ہے جو اس کثیر السجود کے چہرے میں خود پیدا ہوتا ہے اور وہ خالص اللہ عزوجل ہی کیلئے سجدہ کرتا ہے اور بعض سلف نے کہا ہم نماز پڑھتے تو ہمارے ماتھوں پر کچھ نشان نہ ہوتا پس اب ہم دکھتے ہیں کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے تو اسکے ماتھے پر گھٹا ہوتا ہے۔ اور اس سے مراد وہ شخص ہے جو جان بوجھ کر نفاق کی وجہ سے گھٹا بنائے۔)

تفسیر علامہ ابو السعود آفندی میں ہے: "(سیماھم) ای سمتھم (فی وجوھھم) ای جباھھم (من اثر السجود) ای من التاثیر الذی یؤثرہ کثرۃ السجود وما روی من قولہ صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتعلبوا صورکم ای لاتسموھا انما ھو فیما اذا اعتمد بجبھتہ علی الارض لیحدث فیھا تلک السمۃ و ذلک محض ریاء و نفاق والکلام فیما حدث فی جبھۃ السجاد الذی لایسجد الا خالصا لوجہ اللہ عزوجل وکان الامام زین العابدین وعلی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھم یقال لھا ذو الثفنات لما احدثت کثرۃ سجودھما فی مواقعہ منھما اشباہ شننات البعیر قال قاتلھم دیار علی والحسین وجعفرہ وحمزۃ والسجاد ذی الثفتات"۔ (اس عبارت کا خلاصہ وہی ہے جو مذکورہ عبارتِ تفسیرِ کشاف کا ہے۔)

نہایہ و مجمع البحار میں ہے: "حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ رای رجلا بانفہ اثر السجود قال لاتعلب صورتک یقال علیہ اذا وسمہ المعنیٰ لاتؤثر فیھا بشدۃ اتکائک علی انفک فی السجود"۔ (ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے ایک شخص کی ناک پر سجدہ کا داغ دیکھا فرمایا: اپنی صورت داغی نہ کر "یعنی سجدے میں ناک پر اتنا زور نہ دے کہ داغ پڑ جائے۔)

ناظر عین الغریبین و مجمع بحار الانوار میں ہے: "ای لاتشینن صورتک بشدۃ انتحائک علی انفک بالجملۃ"۔ (ترجمہ: حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے یہ معنی ہیں کہ ناک پر بشدت زور ڈال کر اپنی صورت نہ بگاڑ۔)

مزید امام اہلسنت علیہ الرحمہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اس میں شکوک و شبہات کا شکار ہے:

زید کا قول باطل محض ہے اور امام زین العابدین وحضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے مبارک چہروں پر یہ نشان ہونا اس کے قول کو اور بھی مردود کر رہا ہے اور ایک جماعت علماء کے نزدیک آیہ کریمہ میں یہ مراد ہونا جس سے ظاہر کہ صحابہ کرام کے بھی یہ نشان تھا اور یہ کہ اللہ عزوجل نے اس کی تعریف فرمائی اب تو قولِ زید شناعت کی کوئی حد نہیں رکھے گا۔

مزید فرماتے ہیں: امید ہے کہ قبر میں ملائکہ کیلئے اس کے ایمان و نماز کی نشانی ہو اور روز قیامت یہ نشان آفتاب سے زیادہ نورانی ہو جبکہ عقیدہ مطابقِ اہلسنت وجماعت صحیح وحقانی ہو ورنہ بد دین گمراہ کی کسی عبادت پر نظر نہیں ہوتی جیسا کہ ابن ماجہ وغیرہ کی احادیث میں نبی صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے یہی وہ دھبے ہیں جسے خارجیوں کی علامت کہا گیا۔ بالجملہ مذھب کا دھبہ مذموم اور سنی (صحیح العقیدہ) میں دونوں احتمال ہیں، ریاء ہو تو مذموم ورنہ محمود۔ اور کسی سنی پر ریاء کی تہمت تراش لینا اس سے زیادہ مذموم و مردود کہ بدگمانی سے بڑھ کر کوئی (بری) بات نہیں قالہ سیدنا رسول اللہ صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ افریقہ، صفحہ 57 تا 62، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفر لہ المولیٰ القدیر

5 جمادی الاولیٰ 1441ھ 1 جنوری 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري